Pakistan

Government of Sindh

Second Karachi Water and Sewerage Services Improvement Project (KWSSIP-2)

K-IV PROJECT - INTEGRATED RESETTLEMENT AND CORRECTIVE ACTION PLAN (IRCAP): LAND ACQUISITION & RESETTLEMENT ASPECTS

کراچی واٹر اینڈ سیوریج سروسز امپرووومنٹ پروجیکٹ 2 (کے ڈبلیو ایس ایس آئی پی-2)

کے فور پروجیکٹ - مربوط باز آبادکاری اور اصلاحی ایکشن پلان (آئی آر سی اے پی): حصول اراضی اور باز آبادکاری کے پہلو

وفاقی حکومت اور حکومت سندھ پاکستان واٹر اینڈ پاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی (واپڈا) کے ذریعے کراچی شہر کو 650 ایم جی ڈی اضافی پانی کی فراہمی کے لیے کے فور منصوبے پر عملدرآمد کر رہی ہیں۔

مذکورہ بالا کے متوازی، جی او ایس تھرو کراچی واٹر اینڈ سیوریج کوآپریشن (کے ڈبلیو ایس سی) کراچی واٹر اینڈ سیوریج سروسز امپرووومنٹ پروجیکٹ (کے ڈبلیو ایس ایس آئی پی-2) کے دوسرے مرحلے پر عمل درآمد کی منصوبہ بندی کر رہا ہے، جسے عالمی بینک (ڈبلیو بی) اور ایشین انفراسٹرکچر اینڈ انویسٹمنٹ بینک (اے آئی آئی بی) مالی اعانت فراہم کریں گے۔ کے فور پروجیکٹ کے ڈبلیو ایس ایس آئی پی-2 سے وابستہ سہولت ہے۔

باز آبادکاری اور حصول اراضی کے پہلوؤں کے لئے یہ مربوط باز آبادکاری اصلاحی ایکشن پلان (آئی آر سی اے پی) ڈبلیو بی ماحولیاتی اور سماجی فریم ورک (ای ایس ایف) کے ذریعہ بیان کردہ ڈبلیو بی کی ضروریات کی تعمیل میں کے-4 پروجیکٹ کی باز آبادکاری کی منصوبہ بندی اور نفاذ لانے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔

کے فور منصوبے کا پس منظر

کے فور منصوبے کی کوششیں 2002 کے اوائل میں شروع ہوئیں جب پی سی ٹو تیار کیا گیا اور جی او ایس کو پیش کیا گیا۔ کے فور کی تفصیلی فزیبلٹی اسٹڈی سال 2006-07 میں کی گئی تھی، جس میں 9 (9) مختلف راستوں (1،000 فٹ کوریڈور اوپن کینال سسٹم) کا مطالعہ کیا گیا تھا تاکہ روزانہ 650 ملین گیلن (ایم جی ڈی) کی زیادہ سے زیادہ بڑے پیمانے پر پانی کی فراہمی کی جاسکے۔ اس فزیبلٹی اسٹڈی میں کراچی (ضلع ملیر) اور ضلع ٹھٹھہ سے گزرنے والی کے فور کینال کوریڈور کی نشاندہی کی گئی جو تقریباً 124 کلومیٹر طویل ہے، جو موجودہ کے ٹو اور کے تھری کوریڈور کے شمال میں آتی ہے۔ کے فور مین اسٹریم پراجیکٹ کی فزیبلٹی اسٹڈی میسرز عثمانی اینڈ کمپنی لمیٹڈ نے 2007 میں مکمل کی تھی اور بلک واٹر سپلائی اور طویل مدتی توسیع کے لیے متبادل روٹ تجویز کیا گیا تھا۔ پیچیدگی اور فوری ضرورت کی وجہ سے منصوبے کو مختلف مرحلوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اس مطالعے میں کیرتھر رینج کے تقریباً متوازی پہاڑی علاقے کی صف بندی پر ایک نہر کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ فزیبلٹی اسٹڈی کا جائزہ، تفصیلی ڈیزائن، اور پی سی-1، اور ٹینڈر دستاویزات کی تیاری کے ڈبلیو ایس سی کے تحت فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن (ایف ڈبلیو او) نے 2016 میں کے فور پروجیکٹ (فیز ون، 260 ایم جی ڈی) کی تعمیر کا آغاز .2014 میں مکمل کی گئی تھی کیا تھا۔

کے آخر تک ٹرانسمیشن کے کچھ کاموں کی تکمیل کے بعد، منصوبے پر عمل درآمد کے دوران پیدا ہونے والے سنگین تکنیکی مسائل کی وجہ سے کام آگے نہیں بڑھ 2018 میں ڈیزائن کا تفصیلی جائزہ لیا گیا تھا جس نے مجوزہ منصوبے کے ہائیڈرولک، ہائیڈرولوجیکل اور جیوٹیکنکل ڈیزائن سے متعلق تمام خدشات کی تصدیق کی 2019 سکا۔ تھی۔ جائزے کے مطابق، ہائیڈرولوجیکل ڈیزائن کی قابل اعتمادیت اور کیرتھر رینج سے پیدا ہونے والے فلیش فلڈ کے بہاؤ کو روکنے والی مجوزہ نہر کے اونچے باندھوں کی کمزوری کو 2019 کے شدید بارش کے واقعے کے دوران ایک اہم تشویش کے طور پر دیکھا گیا تھا۔ منصوبے کے لئے منتخب کردہ راستے میں سخت خصوصیات ہیں، جو مستقل طور پر اس سے وابستہ ہیں۔ گہری کٹائی سے جڑے مسائل ڈھلوانوں کے عدم استحکام اور ملبے کے گرنے سے چینل کے بہاؤ کے حصوں کے بند ہونے سے متعلق ہیں۔ منتخب کردہ راستے کی مجوزہ صف بندی کھلے چینل کی وجہ سے اونچے علاقے سے گزر رہی تھی۔

جی او ایس نے کے فور کے لئے ایک نئی صف بندی تلاش کرنے کی سفارش کی اور عملدرآمد ایجنسی کو منصوبے کے لئے اسی صف بندی کا استعمال کرنے اور منصوبے کے ڈیزائن اور ترتیب میں خامیوں اور خامیوں کو دور کرنے کا مشورہ دیا۔ دریں اثنا، وفاقی حکومت نے جی او ایس کے ساتھ ایک معاہدے کے تحت کراچی کے لئے وزیر اعظم پیکیج کے حصے کے طور پر منصوبے پر عمل درآمد کرنے پر اتفاق کیا اور واپڈا کو منصوبے پر عملدرآمد کی ذمہ داریاں سنبھالنے کی ہدایت کی۔ واپڈا نے کے فور منصوبے کے لیے مکمل طور پر نیا ڈیزائن

تیار کیا ہے (جس میں پہلے سے موجود اجزاء کو زیادہ سے زیادہ شامل کیا گیا ہے) جو بہتر پمپنگ سسٹم کے ساتھ نہر کے بجائے پریشر ڈ پائپ لائن پر مبنی ہے۔ پریشر ڈ پائپ لائن سسٹم کو اپنانا ہی کے فور منصوبے کا واحد قابل عمل، قابل عمل اور پائیدار حل ہے جو کے فور منصوبے میں اب تک کی گئی سرمایہ کاری کو بھی کسی حد تک بروئے کار لاتا ہے۔ پریشر ڈ پائپ لائن کا آر او ڈبلیو بھی نہر کی صورت میں درکار 1000 فٹ کے مقابلے میں کم ہو کر 300 فٹ رہ گیا۔

مجوزہ نئی "کے فور" راہداری منصوبہ تقریباً 110 کلو میٹر طویل ہے جو موجودہ کے ٹو اور کے تھری کوریڈور کے شمال میں واقع ہے۔ مزید برآں، یہ کینجھر جھیل سے کراچی تک مشرق - مغرب کی سمت میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ ٹرین کوہستان چک نمبر 2 (ٹھٹھہ) سے شروع ہوتی ہے اور ناردرن بائی پاس کے قریب دہ اللہ فقیی اور گوٹھ خیر و بروہی (گڈاپ ٹاؤن، کراچی) پر ختم ہوتی ہے۔ فی الحال اس منصوبے کو تین مرحلوں میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلے مرحلے میں کراچی شہر کو 650 ایم جی ڈی میں سے 260 ایم جی ڈی فراہم کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ مجوزہ پریشر ڈ پائپ لائن پر مبنی کے فور منصوبے میں انٹیک اسٹرکچر، فائیو سیل نالی، پمپنگ کمپلیکس، پروجیکٹ کالونی، الائنمنٹ کے ساتھ پائپ لائن، آبی ذخائر اور واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس اہم اجزاء کے طور پر شامل ہوں گے۔

سماجی اثرات کی شناخت

یہ سیکشن پرانی صف بندی اور نئی صف بندی کے ایل اے آر اثرات کی وضاحت کرتا ہے جن پر ذیل میں تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔

پرانی صف بندی کے باز آباد کاری کے اثرات

کے فور منصوبے کی پرانی الائنمنٹ ٹھٹھہ اور ملیر کے اضلاع سے گزر رہی تھی، جہاں منصوبے کے لیے زمین کا حصول 2014 میں شروع کیا گیا تھا اور یہ پرانے الائنمنٹ/ڈیزائن کے تحت کیا گیا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ پوری صف بندی کے لئے 1000 فٹ چوڑائی کا رائٹ آف وے (آر او ڈبلیو) حاصل کیا جائے گا۔ نہر کی کل لمبائی 121 کلو میٹر تھی۔ اس میں سے 40 کلو میٹر ضلع ٹھٹھہ اور 81 کلو میٹر ضلع ملیر میں واقع ہے۔ پرانی الائنمنٹ کے تحت مجموعی طور پر 12469.33 ایکڑ اراضی درکار تھی جس میں سے ضلع ملیر اور ٹھٹھہ میں 11396 ایکڑ سرکاری جبکہ 1073 ایکڑ ضلع ملیر کے نجی مالکان کی ملکیت تھی۔ پروجیکٹ ڈائریکٹر (پی ڈی) کے دفتر سے موصول ہونے والے اراضی کے حصول کے اعداد و شمار کے مطابق ضلع ملیر کی نجی اراضی (1073.90 ایکڑ) 341 متاثرہ گھرانوں (اے ایچ) کی ہے۔ موصولہ دستاویزات کے مطابق، 341 متاثرہ گھرانوں ز میں سے صرف 183 متاثرہ گھرانوں (54 فیصد) کو ان کی متاثرہ زمین کے بدلے معاوضہ ملا، تاہم باقی 158 متاثرہ گھرانوں (46 فیصد) کو معاوضہ دینا ابھی باقی ہے۔ پی آئی یو کے ذریعے متعلقہ محکمہ مالیات (ریونیو ڈپارٹمنٹ) سے حاصل کردہ 183 متاثرہ گھرانوں کو ادائیگیوں کے ثبوت اس آئی آر سی اے پی میں شامل ہیں جو متاثرہ گھرانوں کو کی جانے والی ادائیگیوں کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ کچھ زمین کے متاثرہ افراد نے حصول اراضی کے عمل کے خلاف عدالت سے رجوع کیا ہے اور ان کا معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔ اطلاعات کے مطابق پروجیکٹ سے متاثرہ افراد (پی اے پیز) کی جانب سے عدالت میں 14 مقدمات دائر کیے گئے ہیں۔ سماجی اثرات کے جائزے کے دوران کنسلٹنٹ کی سوشل ٹیم نے 19 متفرق منہدم عمارات کی نشاندہی کی اور متعلقہ متاثرہ گھرانوں سے رابطہ کرنے کی کوشش کی۔ متعلقہ متاثرہ عمارات منصوبے کی نئی صف بندی کے مجوزہ ۳۰۰ فٹ "آر او ڈبلیو" میں تعمیر کیے گئے تھے۔ مذکورہ بالا متاثرہ گھرانوں کے بارے میں ایک مختصر رپورٹ پی آئی یو، کے ڈبلیو ایس ایس آئی پی کے ساتھ شیئر کی گئی ہے اور درخواست کی گئی ہے کہ منہدم شدہ عمارتوں کا ریکارڈ فراہم کیا جائے اور کے ڈبلیو ایس سی کی طرف سے متاثرہ گھرانوں (اے ایچ) کو ادا کیے جانے والے کسی بھی معاوضے کا ریکارڈ فراہم کیا جائے۔ زمین کے حصول کے عمل اور آر او اوکی کلیئرنس میں درج ذیل اہم خامیوں کی نشاندہی کی گئی ہے:

زمین کے حصول کا قانون "ایل اے اے 1894" کی ہنگامی شق کا استعمال؛

زمین کی قیمتوں کا جائزہ؛

متاثرہ برادریوں کے ساتھ کوئی مشاورت نہیں؛

نجی عمارات کا انہدام۔ اور

بازآبادکاری اور نقل مکانی کے الاؤنس۔

نئی صف بندی کے بازآبادکاری کے اثرات

سماجی اثرات کا جائزہ کے فور کے مختلف اجزاء کے لئے مجوزہ پروجیکٹ کے نفاذ کے لئے درکار آر او ڈبلیو کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ آر او ڈبلیو کی منظوری کی وجہ سے پیدا ہونے والے ممکنہ اثرات کو درج کیا گیا تھا اور تجارتی، رہائشی متاثرہ اثاثوں اور فصلوں پر اثرات کے ساتھ ساتھ معاش کے نقصانات کی فہرست (آئی او ایل) کو تفصیلی مردم شماری اور سماجی اثرات کے جائزے کے ذریعے حتمی شکل دی گئی تھی۔ آئی آر سی اے پی کی تیاری کے لئے مردم شماری اور سماجی و اقتصادی سروے کے دوران مقامی کمیونٹی/عام لوگوں کے ساتھ مشاورت کی گئی۔ مجموعی طور پر مختلف درجہ بندی کے 116 متاثرین، تجاوزات کو صاف کرنے کے عمل کی وجہ سے متاثر ہوں گے۔

تخمینے میں نشاندہی کی گئی ہے کہ ضلع ٹھٹھہ میں مجوزہ منصوبے کے لئے بیس (22) ایکڑ نجی اراضی حاصل کی جائے گی۔ مندرجہ بالا زمین پر مبنی اثرات کے علاوہ، اکتیس (31) مختلف تجارتی عمارات 31 متاثرہ گھرانے اور 40 (40) متاثرین رہائشی عمارتوں سے تعلق رکھتے ہیں جو ان کے عمارتوں پر پڑنے والے اثرات کا سامنا کرتے ہیں۔ مذکورہ بالا اے ایچ کے علاوہ 24 متاثرین کے روزگار کا نقصان ہوا ہے۔ مزید برآں، منصوبے پر عمل درآمد کی وجہ سے تین (03) عوامی اور چھ (06) مذہبی عمارات متاثر ہوں گی۔ دیگر اثرات کے علاوہ، آر او او میں بیس (20) متاثرین کی مختلف فصلوں کی 162.88 ایکڑ کی نشاندہی کی گئی تھی۔

عوامی مشاورت اور معلومات کا انکشاف

مشاورت کا عمل متاثرین، عام لوگوں اور دیگر متعلقہ دلچسپی رکھنے والی جماعتوں کے ساتھ کیا گیا۔ بات چیت کا بنیادی مقصد بازآبادکاری کی ضروریات، تشخیص اور معاوضے کے طریقہ کار، سول کاموں کی بروقت تکمیل، تعمیراتی کام کے دوران مقامی نقل و حرکت میں رکاوٹ نہ بنے، اور منتقلی کے لئے مناسب وقت کی فراہمی پر مرکوز تھی۔ ان مشاورتی اجلاسوں کے دوران شرکاء کے ساتھ منصوبے سے متعلق معلومات، اس کے ممکنہ اثرات، تخفیف کے اقدامات، شکایات کے ازالے کے طریقہ کار سمیت حقوق سمیت دیگر امور کا تبادلہ خیال کیا گیا۔ منظوری کے بعد اس آئی آر سی اے پی کا ترجمہ کیا جائے گا اور اسے پی اے پیز میں تقسیم کیا جائے گا اور اسے واپڈا، کے ڈبلیو ایس ایس آئی پی اور ڈبلیو بی کی ویب سائٹس پر ظاہر کیا جائے گا۔

اس آئی آر سی اے پی کی تیاری کے دوران پروجیکٹ کے علاقے میں ستمبر سے نومبر 2022 تک مشاورت کی گئی تھی۔ مجموعی طور پر 25 مشاورتی اجلاس منعقد کیے گئے جن میں 07 خواتین مشاورت بھی شامل تھیں جن میں مجموعی طور پر 158 مرد و خواتین کمیونٹی ممبران نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ مجوزہ منصوبے کے ماحولیاتی اور سماجی (ای اینڈ ایس) مطالعے کے دوران مجموعی طور پر 11 ادارہ جاتی مشاورت کا انعقاد کیا گیا۔

شکایات کے ازالے کا طریقہ کار

منصوبہ کے نفاذ کے دوران پیدا ہونے والی کسی بھی شکایت یا شکایات کو دور کرنے کے لئے ایک کثیر سطحی شکایات کے ازالے کا نظام (جی آر ایم) تجویز کیا گیا ہے۔ بنیادی سطح پر با معنی مشاورت کے ذریعے شکایات سے بچنے کی کوشش کی جائے گی۔ بہر حال، یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ کچھ شکایات کو مشاورت اور شرکت کے ذریعہ حل نہیں کیا جاسکتا ہے، مجوزہ منصوبہ شروع سے ہی شکایات کے ازالہ کا نظام قائم کرے گا، یعنی جیسے ہی پروجیکٹ ڈیزائن کی سرگرمیوں کے آغاز سے اختتام تک قابل عمل رہے گی اور فیلڈ میں موثر کوآرڈینیشن (رابطہ کاری) کے ذریعے متعلقہ فریقین کو ہر ذیلی منصوبے کی سطح پر شامل کیا جائے گا تاکہ منصوبے کے نفاذ کے دوران پی اے پیز اور مقامی کمیونٹی کے ساتھ قریبی تعلق قائم/برقرار رکھا جاسکے۔ پروجیکٹ کے کاموں کی انجام دہی کے دوران پیدا ہونے والے کمیونٹی کے خدشات اور شکایات کو دور کرنے کے لئے جی آر ایم پروجیکٹ کے نفاذ کے دوران فعال رہے گا۔

رسمی جی آر ایم کو تین سطحی ڈھانچے کے ساتھ قائم کیا جائے گا۔ پہلا کمیونٹی کی سطح پر شکایات کے فوری مقامی حل کو ممکن بنانا، دوسرا ذیلی پروجیکٹ اور تیسرا پی آئی یو کی سطح پر شکایات کا جائزہ لینے اور ان کے ازالے کے لئے۔ اس جی آر ایم کے تحت پی آئی یو کی سطح پر شکایت کے ازالے کی کمیٹی (جی آر سی) کو پہلے ہی مطلع کیا جا چکا ہے۔

موصول ہونے والی شکایات کو مناسب طریقے سے ریکارڈ کیا جائے گا اور نامزد عملہ کے ذریعہ شکایت رجسٹر میں درج کیا جائے گا۔ رجسٹر میں درج معلومات میں شکایت کی تاریخ، شکایت کنندہ کی تفصیلات (جیسے نام، پتہ، قومی شناختی کارڈ نمبر، جیسا کہ مناسب ہو)، شکایت کی تفصیل، شکایت کو حل کرنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات/اقدامات، کارروائی کرنے کے لئے ذمہ دار شخص، فالواپ ضروریات اور تخفیف اقدامات کے نفاذ کے لئے ہدف کی تاریخ شامل ہوگی۔ رجسٹر میں ان شکایات کو کم کرنے کے لئے اٹھائے گئے حقیقی اقدامات کو بھی درج کیا جائے گا۔ متاثرہ اسٹیک ہولڈرز کو ان کی شکایات پر کارروائیوں سے آگاہ رکھا جائے گا۔

معاوضہ، آمدنی کی بحالی

غیر رضاکارانہ بازآبادکاری کی ضروریات کا اطلاق مکمل یا جزوی، مستقل یا عارضی عملی نقل مکانی (منتقلی، رہائشی زمین کا نقصان، یا پناہ گاہ کا نقصان) اور معاشی نقل مکانی (زمین، اثاثوں، اثاثوں تک رسائی، آمدنی کے ذرائع، یا ذریعہ معاش) پر ہوتا ہے جس کے نتیجے میں زمین کا غیر رضاکارانہ حصول ہوتا ہے۔ اس جز (سیکشن) میں پیش کردہ اہلیت اور معاوضے کا جدول (اینٹائٹلمنٹ میٹرکس)، تمام متاثرین، ان پر اثرات کی خصوصیات، اور ان کی وجہ سے معاوضے/بحالی کی اقسام کو تعین کرتا ہے۔

تمام متاثرہ افراد کی سماجی اور معاشی عدم تحفظ سمیت اثرات کے دائرہ کار پر منحصر معاوضے کے اقدامات اور ذریعہ معاش کی مدد اور عدم تحفظ کی عبوری امداد (الاؤنس) کے امتزاج کے حقدار ہوں گے۔ اس تناظر میں، وہ افراد جو مثبت طور پر متاثر ہوتے ہیں اور اوپر بیان کردہ منفی اثرات کے تابع نہیں ہوتے ہیں انہیں پی اے پی نہیں سمجھا جاتا ہے۔ معاوضے کے لئے اینٹائٹلمنٹ میٹرکس (ای ایم) اس آئی آر سی اے پی کے باب 7 میں فراہم کیا گیا ہے۔

بجٹ

مندرجہ بالا حقوق کی بنیاد پر، مجموعی بازآبادکاری بجٹ کا تخمینہ تقریبا 2,166,042,803 (2166.04) ملین روپے لگایا گیا ہے۔ اس تخمینہ میں معاوضے کے حقدار اخراجات کے علاوہ، اس تخمینے میں آئی آر سی اے پی کا نفاذ اور ہنگامی حالات کے ساتھ انتظامی مدد کے اخراجات بھی شامل ہیں۔ تفصیلات کے لیے جدول 1 اور 2 ملاحظہ کریں۔

جدول-1 کیپ بجٹ

نمبر	بیان	یونٹ	مقدار	یونٹ ریٹ (روپے)	کل رقم (روپے)	ملین میں رقم (پاکستانی روپے)
	حصول اراضی					
ا	پہلے سے حاصل شدہ زمین کے لئے اضافی لاگت	ایکڑ	1073.42	بی او آر طے شدہ زمین کی قیمت میں 30 فیصد اضافی	1,125,000,000	1,125.00
	کل				1,125,000,000	1,125
	دیگر اخراجات					
ب	ایم اینڈ ای لاگت			(ا) کا 5٪	56,250,000	56.25
	انتظامی لاگت			(ا) کا 10٪	112,500,000	112.50

نمبر	بیان	یونٹ	مقدار	یونٹ ریٹ (روپے)	کل رقم (روپے)	ملین میں رقم (پاکستانی روپے)
	Contingencies	(ا) کا 20٪			225,000,000	225.00
	ذیلی کل (ب)				393,750,000	393.75
	(ا+ب) گرینڈ کل				1,518,750,000	1,518.75

جدول-2 حصول اراضی اور باز آبادکاری بجٹ

صاحب، نہیں۔	بیان	یونٹ	مقدار	کل رقم (روپے)	ملین میں رقم (پاکستانی روپے)
1	حصول اراضی	ایکڑ	22	17,710,000	17.71
2	فصلوں	ایکڑ	162.88	32,576,000	32.58
3	فکسچر (جمائی ہوئی چیزیں)	.نہیں	04	1,040,000	1.04
4	رہائشی عمارتیں	نمبر	40	30,560,350	30.56
5	تجارتی عمارتیں	نمبر	31	375,223,200	375.2
6	کمیونٹی/مذہبی عمارتیں	نمبر	06	1,490,400	1.49
7	عوامی عمارتیں	نمبر	05	3,391,200	3.39
8	باز آبادکاری کی عبوری امداد			17,485,000	17.49
9	(1-8) ذیلی مجموعہ			479,476,150	479.48
10	آر پی ایم اینڈ ای لاگت		23,973,808	23.97	80.22
11	انتظامی لاگت		47,947,615	47.95	160.45
12	Contingencies		95,895,230	95.90	320.90
13	(10+11+12) ذیلی مجموعہ			167,816,653	167.82
	(9+13) مجموعہ کامل (گرینڈ کل)			647,292,803	647.29

ادارہ جاتی انتظامات

اس آئی آر سی اے پی میں بیان کردہ باز آبادکاری کی منصوبہ بندی، تیاری، نفاذ اور منصوبے کی نگرانی کے ساتھ ساتھ معاوضہ/بحالی پروگرام میں متعدد ادارہ جاتی انتظامات اور مختلف اداروں کے ذریعہ انجام دیئے جانے والے الگ الگ عمل شامل ہیں۔ کے ڈبلیو ایس سی جو کہ اس مجوزہ منصوبے کا مالک ہے، اور کے ڈبلیو ایس ایس آئی پی کے ذریعہ مجوزہ منصوبے کی تعمیر کے لئے تمام احترام کے ساتھ واضح آرا او فراہم کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ جبکہ کے ڈبلیو ایس ایس آئی پی کا پی آئی یو بھی آئی آر سی اے پی کے نفاذ کا ذمہ دار ہوگا۔ مزید برآں، کے-4 کا پی آئی یو آئی آر سی اے پی کی ضروریات کے نفاذ میں کے ڈبلیو ایس ایس آئی پی کی مدد کرے گا۔ اس باز آبادکاری کو نافذ کرنے اور اس کی نگرانی کرنے کی مجموعی ذمہ داری

کے ڈبلیوایس ایس آئی پی اور کے فور کے پی آئی یو کے ذریعے اگیزیکٹوایجنسی، کے ڈبلیوایس سی کی ہے۔ پی آئی یوز کے فور کے تعمیراتی نگران کنسلٹنٹس کو شامل کریں گے جو آئی آر سی اے پی کے نفاذ کی نگرانی بھی کریں گے۔ اس کے علاوہ، پی آئی یو آئی آر سی اے پی کے نفاذ کی بیرونی نگرانی کرنے کے لئے آزاد مانیٹرنگ کنسلٹنٹس کو بھی شامل کرے گا۔

عملدرآمد کا شیڈول

آئی آر سی اے پی کی سرگرمیوں کے لئے عمل درآمد کا شیڈول تیار کیا گیا ہے اور جدول 3 میں پیش کیا گیا ہے۔

جدول-3: آئی آر سی اے پی کے عارضی نفاذ کا شیڈول

نمبر	عمل	ذمہ داری	کام کی تکمیل کی تاریخ
1	آئی آر سی اے پی دستاویز کی منظوری	پی آئی یو اور ورلڈ بینک	2023 کی پہلی سہ ماہی
2	آئی آر سی اے پی کا اردو ترجمہ	SSMC-PIUs	منظوری کے دو ہفتوں کے اندر
3	جی آر سی کا نوٹیفکیشن (سائٹ لیول)	پی آئی یو اور کے ڈبلیوایس سی	منظوری کے چار ہفتوں کے اندر
4	پی آئی یو- جی آر سی کا نوٹیفکیشن	پی آئی یو اور کے ڈبلیوایس سی	پہلے ہی ہو چکا ہے
5	متاثرین کو ان کے دعووں کے بارے میں نوٹس	پی آئی یو اور کے ڈبلیوایس سی	منظوری کے چھ ہفتوں کے اندر
6	کاروباری/ذریعہ معاشی عبوری امداد (الاؤنس) وصول کرنے کے لئے متاثرین کو نوٹس	پی آئی یو اور کے ڈبلیوایس سی	منظوری کے آٹھ ہفتوں کے اندر
7	متاثرہ گھرانوں کو معاوضے اور عبوری امداد (الاؤنس) کی ادائیگی	پی آئی یو اور کے ڈبلیوایس سی	منظوری کے 12 ہفتوں کے اندر
8	آئی ایم اے کو بھرتی کریں اور متحرک کریں	پی آئی یو اور کے ڈبلیوایس سی	عالمی بینک کی منظوری کے چار ہفتوں کے اندر
9	آئی ایم اے کی جانب سے مانیٹرنگ رپورٹ پیش کریں	آئی ایم اے	عالمی بینک کی منظوری کے 14 ہفتوں کے اندر
10	عالمی بینک کی آئی ایم اے کمپلائنس رپورٹ کی منظوری	ڈبلیوبی	عالمی بینک کی منظوری کے 18 ہفتوں کے اندر
11	آئی آر سی اے پی امپلانٹیشن کا انکشاف	پی آئی یو اور کے ڈبلیوایس سی	آئی آر سی اے پی کے نفاذ کے تحت ذیلی سرگرمیوں کے مطابق

نگرانی اور رپورٹنگ

اس منصوبے کی نگرانی کے طریقہ کار میں داخلی نگرانی (آئی ایم) اور بیرونی نگرانی (ای ایم) دونوں ہوں گے۔ اندرونی طور پر، منصوبے کے لئے آئی آر سی اے پی کے نفاذ کی نگرانی کے فور کے پی ایم سی کی مدد سے پی آئی یو کے ذریعہ کی جائے گی۔ جبکہ بیرونی نگرانی کے لئے ایک آزاد بیرونی نگرانی ایجنسی کی خدمات حاصل کی جائیں گی۔